Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ۳۹۷۹ ۔ تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعۃ المبارک

۲۵ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲/۸ ۔ فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۰/۶ ۔ ش ۱۷ اخاء ۱۳۳۱ھ ش ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ اکتوبر ۔ بذریعہ ڈاک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں ۔

لاہور ۱۶ اکتوبر ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو غنودگی اور کمزوری بدستور زیادہ ہے ۔ البتہ آج بفضلہ ٹمپریچر نارمل رہا ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

لاہور ۱۶ اکتوبر ۔ مرزا احمد صاحب چغتائی ابن جناب حکیم محمد حسین صاحب مرحوم میئو کا میو ہسپتال میں گردے کا اپریشن ہو رہا ہے ۔ احباب جماعت اپریشن کے کامیاب ہونے اور جلد صحت یاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

لَاشَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی
رِیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَۃُ الْاَعْیَانِ
تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ
خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَآءُ کُلِّ زَمَانٖ

ترجمہ: "بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں ۔ ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپ کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں ۔ اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں ۔" (آئینہ کمالات اسلام)

شہیدِ ملت کی یاد تازہ رکھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ قوم اتحاد، خدمت اور قربانی کو اپنا لائحہ عمل بنائے

ہمارا فرض ہے کہ جو انتشار پسند تحریکیں قائدِ ملت کی زندگی میں کامیاب نہ ہو سکی تھیں انہیں آج بھی پنپنے کی اجازت نہ دیں

خان لیاقت علی خاں مرحوم کی پہلی برسی کے موقع پر کراچی کے جلسۂ عام میں قوم سے الحاج خواجہ ناظم الدین کا خطاب

کراچی ۱۶ اکتوبر ۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے قوم سے کہا ہے کہ وہ شہیدِ ملت خان لیاقت علی خان مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اتحاد، خدمت اور قربانی کو اپنا لائحہ عمل بنائے ۔ اور اپنے آپ کو ٹھوس اور تعمیری کاموں کے لئے وقف کر دے ۔ آج سہ پہر قائد ملت کی پہلی برسی کے موقع پر ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ قائد ملت قوم و ملک کی خاطر زندگی بھر کام کرتے رہے حتیٰ کہ اس راہ میں انہوں نے اپنی جان بھی قربان کر دی ۔ آج مستقل طور پر ان کی یاد قائم رکھنے کا بہترین طریق یہ ہے ۔ کہ ہم صبر سے کام لیں ۔ پاکستان کے بقاء اور اس کے استحکام کی خاطر جانیں قربان کرنے سے دریغ نہ کریں ۔ اپنی صفوں میں کامل اتحاد و یکجہتی برقرار رکھیں ۔ اور ان انتشار پسند تخریبی تحریکوں کا قلع قمع کریں جو ان کی زندگی میں کامیاب نہ ہو سکی تھیں ۔ قیام پاکستان اور اس کے استحکام کے سلسلے میں قائد ملت کی ان تھک کوششوں اور بیش بہا خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد خواجہ ناظم الدین نے قائدِ ملت کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ۔ اور یقین دلایا کہ ان کی قیادت میں تعمیر و ترقی کی جو عام تحریک شروع ہوئی تھی ۔ وہ آج بھی جاری ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گی ۔

پاکستان کی بین الاقوامی شہرت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ قائد ملت نے پاکستان کے وقار کو بڑھانے میں بیش بہا خدمت سر انجام دیں ۔ آپ جس ملک میں بھی گئے ۔ آپ نے وہاں پاکستان کا نہایت خوبی سے تعارف کرایا ۔ انہیں یقین تھا ۔ کہ پاکستان اس لئے معرض وجود میں آیا ہے ۔ کہ وہ اسلامی اصولوں کو عملی جامہ پہنا کر دنیا کے سامنے ایک مثال قائم کرے ۔ وہ پاکستان میں اسلامی اصولوں کو تجربہ کی کسوٹی پر کھرا ثابت کر دکھانا چاہتے تھے ۔ ان کی خواہش تھی کہ تمام اسلامی ملک ایک دوسرے کے قریب آ کر باہم متحد ہو جائیں ۔ دنیا میں امن و امان قائم کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں ۔ اور انسانیت کو فلاح کا راستہ دکھانے والے بنیں ۔ وہ اسلامی ملکوں کو اتنا طاقتور دیکھنا چاہتے تھے ۔ کہ بین الاقوامی معاملات میں ان کی آواز وزن رکھے ۔ اور بین الاقوامی فیصلوں پر اثر انداز ہو ۔

قائد ملت کی خداداد صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین نے فرمایا ۔ وہ جانتے تھے ۔ کہ عوام کے جوش و خروش کو کس طرح صحیح راہ پر لگایا جا سکتا ہے ۔ گزشتہ سال پاکستان کی سرحدوں پر خطرہ بڑھ گیا ۔ تو انہوں نے قوم میں آزادی کی حفاظت کا زبردست جذبہ پیدا کر دیا ۔ اور قوم ہر خدمت بجا لانے کے لئے تیار ہو گئی ۔ خود ان کی اپنی زندگی کا نصب العین قوم کی خدمت تھا ۔ اسی راہ میں انہوں نے اپنی جان قربان کی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی دیانت ۔ ایمانداری اور خلوص کا صلہ دینا چاہتا تھا ۔ اس لئے انہیں جام شہادت نوش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ دوسرے خدا تعالیٰ قوم کو سبق دینا چاہتا تھا ۔ کہ ملت کی بقاء کے لئے آخر دم تک کام کرنا ہماری زندگی کا اولین مقصد ہونا چاہیئے ۔

ایران نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کر دیا

تہران ۱۶ اکتوبر ۔ ایران نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں ۔ آج ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے تہران ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ۔ ہم نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے ۔ کیونکہ تنازعہ تیل کے سلسلہ میں برطانیہ سے سفارتی تعلقات برقرار رکھنا بے فائدہ ہو گیا تھا ۔ ضروری نہیں ہے ۔ کہ یہ انقطاع ہمیشہ ہی جاری رہے ۔ مجھے امید ہے کہ اس عرصہ میں برطانیہ کو اپنی غلطیوں کا احساس ہوگا ۔ اور ایسی فضا پیدا ہوگی ۔ کہ ہمیں سفارتی تعلقات دوبارہ قائم ہوں گے ۔ اور ہوں گے بھی زیادہ مستحکم اور دیرپا بنیادوں پر ۔ یہ اعلان کرنے سے قبل آج ڈاکٹر مصدق نے شاہنشاہ ایران سے طویل ملاقات کی جو تین گھنٹے تک جاری رہی ۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق برطانیہ کو دس روز کی اجازت دی جائیگی ۔ تاکہ وہ تہران میں اپنا سفارت خانہ بند کر سکے ۔

شیخ حسن الحدیبی نے استعفاء واپس لے لیا

قاہرہ ۱۶ اکتوبر ۔ اخوان المسلمین کے نگران اعلیٰ شیخ حسن الحدیبی نے جو پچھلے دنوں اخوان المسلمین کی قیادت سے مستعفی ہو گئے تھے ۔ اب اپنا استعفاء واپس لے لیا ہے ۔ انہیں پہلے اخوان المسلمین کو سیاسی جماعتوں میں شمار کرنے کے سوال پر نگران کمیٹی سے اختلاف ہو گیا تھا ۔ اور اسی بنا پر وہ مستعفی ہو گئے تھے ۔

پاکستان میں شہیدِ ملت لیاقت علیخان کی پہلی برسی بڑے احترام سے منائی گئی

کراچی ۱۶ اکتوبر ۔ آج پاکستان بھر میں قائد ملت خان لیاقت علی خان کی پہلی برسی بڑے احترام سے منائی گئی ۔ آج سے ایک سال قبل قائد ملت خان لیاقت علی خان ایک جلسہ میں تقریر کرنے ہی کھڑے ہوئے تھے ۔ کہ ایک شخص نے گولی چلا کر انہیں شہید کر دیا تھا ۔ پہلی برسی کے موقعہ پر مسجدوں میں قرآن خوانی کی گئی ۔ ہزاروں آدمی فاتحہ پڑھنے کے لئے قائد ملت کے مزار پر گئے ۔ ان میں گورنر جنرل غلام محمد اور وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین بھی شامل تھے ۔ وفاقی دار الحکومت کے علاوہ صوبائی دار الحکومتوں میں بھی پبلک جلسے منعقد کئے گئے جن میں قائد ملت کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا ۔

قائد ملت کو میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کا خراجِ عقیدت

لاہور ۱۶ اکتوبر ۔ آج رات قائد ملت خان لیاقت علیخان مرحوم کی پہلی برسی کے موقع پر گول باغ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب کے گورنر مسٹر اسمٰعیل ابراہیم چندریگر اور وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے اس امر پر زور دیا ۔ کہ اگر ہم قائد ملت کا سوگ منانا چاہتے ہیں ۔ تو اس کا یہی طریق ہے کہ ہم ان کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہوں ۔ اور جس مقصد کی خاطر انہوں نے اپنی جان تک قربان کر دی ۔ اسے پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں ۔ میاں ممتاز دولتانہ نے اپنی تقریر میں قائد ملت کے زریں اصولوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ناقابل تسخیر اتحاد اور خود اعتمادی پر بہت زور دیا ۔ اور فرمایا یہی وہ سب سے بڑا سبق ہے ۔ جو قائد ملت کی زندگی سے ہمیں ملتا ہے ۔ اور اسی پر چل کر ہم اپنی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے نشاط پرنٹنگ ورکس لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے خاص رعایت

چونکہ احباب ادھار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فروخت ادھار قطعی بند کر دی جاوے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعایت دے دی جاوے

نقد فروخت کے لئے

(۱) -/۲۶ روپے سے -/۵۰ روپے تک کے خریدار کو ۲ فی روپیہ کمیشن دی جاوے گی۔

(۲) -/۵۱ " " -/۷۵ " " " " ۲½ " " " "

(۳) -/۷۶ " " -/۱۰۰ " " " " ۳ " " " "

(۴) -/۱۰۱ " " -/۲۰۰ " " " " ۳½ " " " "

(۵) -/۲۰۰ " " سے زائد کے خریدار کو ۴ " " " "

سابقہ ادھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی۔ تو بقایا داران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی۔

(انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اس وقت ہمارے بک ڈپو میں مندرجہ ذیل کتب قابل فروخت ہیں۔

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ فی جلد قیمت بے جلد -/۸ مجلد -/۹ روپے
(۲) " " " درمیانہ " " " -/۶ " -/۷
(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم " -/۳/۴ " -/۴
(۴) " " " درمیانہ " بے جلد ۲/۱۲ " ۳/۸
(۵) نزول المسیح قیمت بے جلد -/۲/۸ مجلد -/۳/۴
(۶) تحفہ گولڑویہ " " -/۲/۸ " -/۳/۴
(۷) ازالہ اوہام " " -/۴/- " -/۴/۱۲
(۸) فتح اسلام " " -/۶/- " -/۱۰/-
(۹) توضیح مرام " " -/۶/- " -/۱۰/-
(۱۰) مسیح ہندوستان میں " -/۱/- " ۱/۱۰/-
(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز " -/۱/- " ۱/۶/-
(۱۲) سبز اشتہار " -/۴/- " -/۸/-
(۱۳) تجلیات الٰہیہ فی جلد " -/۲/- " -/۷/-
(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ " " -/۲/- " -/۵/-
(۱۵) سیرت خاتم النبیینؐ حصہ سوم " -/۲/۸ " -/۳/۴
(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت -/۲/۸ روپے
(۱۷) تبلیغی خط قیمت بے جلد -/۴/- مجلد -/۱۰/-
(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول -/۶/۸ روپے
(۱۹) تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳ -/۶/۸
(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد -/۱/۸
(۲۱) آئینہ کمالات اسلام قیمت بے جلد -/۶/- مجلد -/۷
(۲۲) چشمہ معرفت " " -/۴ " -/۵
(۲۳) چشمہ مسیحی " -/۶/- " -/۱۰/-
(۲۴) ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی " -/۲/- " -/۵/-

ولادت

برادرم عبدالحق ناصر منٹگمری کو اللہ تعالیٰ نے تیسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام نومولودہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مولودہ کو خادم دین اور نیک قسمت بنا کر والدین کے لئے قرۃ العین کرے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام شوکت جہاں تجویز فرمایا ہے۔ (محمد عبداللہ اعجاز)

جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت تقریباً دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ "ایک آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ میلہ یا جلسہ ہو اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس کی غرض جماعت کے ظاہری انتظام کو درست کرنا ہے۔ اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اسکے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا ہاتھ بٹانا کوئی معمولی نیکی نہیں۔ بلکہ الٰہی قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

کیا آپ اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

".. میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد (یعنی دس ہزار) کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔"

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی خریداری قبول فرمائی؟ کیا آپ نے اس کی اشاعت کے لئے اپنی حسب توفیق کچھ عطیے بھجوائے؟ کیا آپ نے اپنے حلقہ دوستوں میں اس کی اشاعت کی کوشش فرمائی؟

رسالہ کی سالانہ قیمت پاکستان و ہندوستان سے دس روپے اور ممالک بیرون کے لئے ایک پونڈ ہے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ولادت

(از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مقیم قادیان)

خاکسار خادم مسیح پاک علیہ السلام عبدالرحمٰن قادیانی کے بچے ہمنتہ عبدالخالق صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے پانچ سال بعد مورخہ ۵۲-۶-۱ کو لڑکی عطا کی۔ مولودہ جناب ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کی نواسی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو خادمہ سلسلہ اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العیون بنائے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(عبدالرحمٰن قادیانی قادیان)

یوم تحریک جدید کی غرض ایک حرکت پیدا کرنا تھا

اس حرکت سے فائدہ اٹھائیں اور وصولی سو فیصدی تک پہنچائیں

یوم تحریک جدید جماعت میں ایک حرکت پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب آپ کا کام ہے۔ کوشش کریں کہ آپ کی جماعت کے تمام وعدوں کی وصولی جلد سے جلد سو فی صدی تک پہنچ جائے۔ احباب جماعت کو حضرت اقدس کے پیغام کے ان الفاظ کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے"

اجتماع کا چندہ فوراً بھجوایا جائے

جیسا کہ مجالس کو علم ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے فوراً ارسال فرماویں۔ جمع شدہ رقوم بلا تاخیر بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء

وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے پاک بندوں کے ساتھ جن کو ہم رشد وہدایت کے لئے مبعوث کرتے ہیں جن وانس میں سے دشمن شیطانوں کو بھی لگادیتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے دل میں دھوکہ دینے کے لئے ملمع سازی کی باتیں ڈالتے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل جو قیامت کو نہیں مانتے؛ ان شیطانوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ وہ ان شیطانوں کی باتوں کو پسند کریں۔ اور وہ جو چاہتے ہیں وہی کریں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ان لوگوں کو ایسا کرنے سے روک دیتے۔ اس لئے اے مخاطب ان کی اور ان کی باتوں کی تو کچھ پروا نہ کر۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ (اے مخاطب تو کہدے) کہ کیا میں اللہ تعالےٰ کے سوا کسی دوسرے کو منصف تسلیم کرلوں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں مفصل باتیں بیان کی گئی ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مخاطب جن لوگوں کی طرف یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ حق کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ اس لئے تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مخاطب تیرے رب کی بات راستی اور انصاف سے پوری ہو گئی ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے مخاطب اگر اہل زمین کے اکثر رہنے والوں کی فرمانبرداری تو کرے گا۔ تو وہ تجھے اللہ تعالےٰ کے راستہ سے گمراہ کردیں گے۔ یہ لوگ تو گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور صرف اٹکل لڑاتے ہیں۔ یقیناً اے مخاطب تیرا رب اسے جانتا ہے۔ جو اس کے راستہ سے گمراہ ہوتا ہے۔ اور وہی ہدایت پانیوالوں کو بھی اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہے (الانعام ۱۱۴ تا ۱۱۹)

اللہ تعالےٰ نے اپنے اس کلام پاک میں ایک طرف تو اپنے پاک بندوں اور ان کے پیروؤں اور دوسری طرف ان کے مخالفین کا کیرکٹر اور ان کے متضاد طریق کار کو کھول کر بیان فرمادیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے بندوں کے پاس اللہ تعالےٰ کا کلام ہوتا ہے صداقت ہوتی ہے حقیقت ہوتی ہے۔ مگر ان کے مخالفین کے پاس جھوٹ۔ افترا۔ اور ملمع سازی کی باتیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بندے صرف اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر ان کے مخالفین طرح طرح کے سوانگ بھرتے ہیں۔ اپنی افتراؤں کو پُرشوکت الفاظ اور بلند بانگ فقرہ سازی سے مزین کرتے ہیں۔ مجلسیں منعقد کرکے سازشیں کرتے ہیں۔ اور مختلف تدابیر سوچتے ہیں۔ جھوٹ بناتے ہیں افترائیں گھڑتے ہیں۔ پھر بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرکے عوام کو اپنے جھوٹ اور افترائیں سناتے ہیں اور جوش خطابت کے مظاہرات کرتے ہیں۔ تاکہ عوام ان کی لچھے دار تقریروں سے اور ان کی اشتعال انگیزیوں سے متاثر و مشتعل ہوکر اللہ تعالےٰ کے بندوں کے خلاف فتنہ و فساد برپا کریں۔ مطالبات پر دستخط کریں۔ انہیں مال و زر دیں۔ قربانیوں کی کھالیں دیں۔

مگر اللہ تعالےٰ ان کو بھی اور ان کو بھی جانتا ہے۔ جو ان کی لچھے دار باتوں سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور ان نیک لوگوں کو بھی جانتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ سے گمراہ نہیں ہوتے۔ جو ان کے فریب میں نہیں آتے۔ اللہ تعالےٰ کے پاک بندے کبھی گمراہ نہیں ہوتے۔ خواہ ان کو بہکانے والوں کی کتنی ہی کثرت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ گمراہ کرنے والے تو محض ظن اور اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔ ان میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ ان کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔

آپ دیکھیں گے کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کو عرف عام میں احراری کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ پھر مودودیے بھی شامل اور اخبار "زمیندار" کا مدیر مسئول بھی ان کی راہنمائی کر رہا ہے یہ لوگ احمدیت کے خلاف وہی پارٹ ادا کررہے ہیں اور ایسی شان سے کررہے ہیں جسطرح اللہ تعالےٰ کے کلام میں بیان ہوا ہے۔ وہ جھوٹ پر جھوٹ بناتے ہیں۔ افترا پر افترا گھڑتے ہیں۔ تاکہ عوام میں احمدیت کے خلاف بدظنیاں پھیلیں وہ جلسے اور کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں۔ اخباروں کے ذریعہ اپنے جھوٹ اور افترائیں پھیلاتے ہیں۔ وہ عوام میں احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزیاں کرتے ہیں وہ اپنے دماغ سے عجیب عجیب مفتریانہ نکتے ایجاد کرتے ہیں۔ خوب اٹکلیں لڑاتے ہیں۔ مگر باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے ان کی بدظنیوں کا ان کی افتراؤں کا پول آخر کھل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی ناکامیوں سے ان کے حلیف بھی مایوس ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ پرتاپ لکھتا ہے:۔

"احرار نے احمدی جماعت کے خلاف جو ایجی ٹیشن جاری کیا تھا اسے ختم کہنا چاہیئے احرار کا پرچہ "آزاد" راسخ الاعتقاد مسلمانوں کو ڈھارس دینے کے لئے کوئی نہ کوئی افواہ اڑا دیتا ہے۔ لیکن وہ چند دنوں کے بعد خود بخود غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ ایک بار اس نے لکھا تھا کہ ۱۴ اگست کو جو کہ پاکستان کا جنم دن ہے چوہدری ظفر اللہ خان کا تیا پانچہ ہو جائے گا۔ ۱۴ اگست گزر گیا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ بنے رہے۔ پھر احرار اخبار نے لکھا کہ جنیوا سے واپس آتے ہی چوہدری صاحب موقوف کردیئے جائیں گے۔ یہ بات بھی غلط ثابت ہو چکی ہے۔ احرار کے دو مطالبات تھے۔ احمدی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور چوہدری ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے الگ کر دیا جائے۔ خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے اپنے عمل سے دونوں مطالبات کو ماننے سے انکار کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اسلام کے نام پر کسی پاکستانی طبقے کو معتوب قرار نہیں دیا جائے گا۔ احرار کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی شکست ہو چکی ہے۔"

(اخبار پرتاپ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

روزنامہ پرتاپ مایوس ہو چکا ہے مگر ابھی تک مولانا اختر علی خاں احراری اور مودودیے مایوس نہیں ہوئے۔ وہ افترائیں گھڑنے میں اسی طرح مصروف ہیں جس طرح پہلے تھے۔ "پرتاپ" کو علم نہیں ہے کہ یہ لوگ افترا طرازی پر مامور ہیں۔ وہ کس طرح اپنی شکست تسلیم کرلیں۔ وہ افتراؤں کا نت نیا سلسلہ جاری کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی اراضی کے متعلق جو پے بہ پے افترائیں گھڑ گھڑ کر ان کا ترجمان "آزاد" چند روز سے شائع کر رہا ہے۔ وہ تو ایک طرف اب اس نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد کے متعلق مزید افترائیں گھڑنے کا نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اپنی اشاعت ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں پہلے صفحہ پر ذیل کی چار سرخیاں جماکر جو فسانہ طرازی فرمائی ہے۔ اس پر ہر نیک انسان کی زبان پر

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

کے الفاظ خود بخود جاری ہو جائیں گے۔ سرخیاں ملاحظہ ہوں۔

(۱) قادیان میں مقیم مرزائی پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے کشمیر پہونچ گئے۔

(۲) مرزائی کشمیری مسلمانوں کو بھارت کے ساتھ الحاق کرنے پر اکسا رہے ہیں۔

(۳) مرزا محمود کا لڑکا وسیم احمد ضروری ہدایات حاصل کرنے کے لئے قادیان سے ربوہ پہونچ گیا۔

(۴) آزاد کشمیر میں نمائندہ خصوصی کا حیرت انگیز انکشاف

"آزاد" کے آزاد کشمیر میں نمائندہ خصوصی کو یہ حیرت انگیز انکشاف کب ہوا ہے۔ جب "آزاد" کے فسانہ طراز خبر نویس کو "الفضل" ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی آمد کا علم ہوا۔ یہ خیالی نمائندہ خصوصی پہلے کہاں سویا ہوا تھا۔ اس بے ضمیر خبر تراش کو اتنی بھی شرم نہیں آئی۔ کہ جب لوگ اسی ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے الفضل کے صفحہ اول پر جہاں سے پڑھ کر اس نے افترا تراشی ہے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھیں گے تو کیا خیال کریں گے۔

"یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس ہفتہ صاحبزادہ صاحب کی تقریب شادی عمل میں آرہی ہے"

(الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کیا "آزاد" کا نمائندہ خصوصی مقیم "ربوہ" فوت ہو گیا ہے کہ وہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے پہلے کچھ بھی نہ بتا سکا۔ مگر آزاد کشمیر کا نمائندہ خصوصی الفضل میں پڑھ کر فوراً احرار ایرویز کے جہاز کے ذریعہ پہونچ گیا۔

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جماعت احمدیہ کے نام ضروری ارشاد

"امانت تحریک جدید میں اپنا روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

اس امانت میں روپیہ جمع کراتے وقت دوست

امانت تحریک جدید

کے الفاظ یاد رکھیں:

شذرات

"امام ستالین" کے پیرو اچھرہ میں

"تسنیم" (۲۸؍ستمبر ۱۹۵۲ء) نے چین کے ایک مسلمان وفد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ امام ستالین کے مقلد ہیں اور ماسکو کا حج کرنے جا رہے ہیں۔

"امام ستالین" نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف (Problems of Lenin) میں لکھا ہے

But suppose a historical situation has arisen (a war an agrarian crisis etc) in which prolitariat constituting a minority of the population, has an opportunity to relly around itself the vast majority of the labouring masses why should it not take power then"

فرض کیجئے جنگ یا کسی زرعی انقلاب کی بدولت ملکی فضا اس درجہ سازگار ہے۔ کہ مزدور طبقہ قلیت میں ہونے کے باوجود اپنی اکثریت کو ملاکر اس پر قابض ہو سکتا ہے۔ تو اسے آگے بڑھ کر زمام اقتدار ہاتھ میں لے لینا چاہیئے۔

اب ذرا مودودی صاحب کا ارشاد سنیئے فرماتے ہیں:۔

"عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی سب سے پہلے اس کو اسلامی حکومت کے زیرنگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا گیا۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔" (جہاد فی سبیل اللہ)

حیرت ہے کہ "تسنیم" نے امام ستالین کے چینی پیروکاروں کو تو پہچان لیا۔ مگر اچھرہ میں رہنے والے پیرو اس کی نظر سے ابھی تک پوشیدہ ہیں

اسے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ انکے قافلہ کا رخ کعبہ کی طرف ہے یا ماسکو کی طرف

الوہیت کی پروا نہیں

بہاء الحق قاسمی صاحب نے کہا ہے:۔

"اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ الوہیت۔ رسالت۔ مرزائی چونکہ رسالت میں اختلاف کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں الگ فرقہ تصور کیا جائے۔"

(آزاد ۳۰؍ستمبر ۱۹۵۲ء)

علامہ حالی نے مسلمانوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

جماعت احمدیہ حضرت رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل ترین رسول اور خاتم الانبیاء یقین کرتی ہے۔ اور یہ حضور کی ذات بابرکات سے گہری عقیدت کا ہی معجزہ ہے۔ کہ خدا نے تمام مسلمانوں میں سے اسے ہی یہ توفیق دے رکھی ہے۔ کہ وہ حضور کا آخری پیغام دنیا کے کناروں تک پہونچا رہی ہے۔

لیکن علماء کو دیکھو رسالت اور ختم نبوت کے نام پر کٹ مرنے کا دعوےٰ ہے۔ مگر جس خدا نے سردار دو عالم کو ختم نبوت جیسا تاج بخشا ہے اس کی پروا نہیں؟

آلو مہار کا بھکاری

احراریوں نے اپنی سازشوں کا پردہ چاک ہوتے دیکھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف جو مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس نے آلو مہار کے ایک بھکاری کا دماغی توازن اس حد تک خراب کر دیا ہے۔ کہ وہ صبح و شام تازہ بتازہ گالیاں تصنیف کرتے ہوئے بھی شاکی ہے کہ لکھنؤ کے بھٹیار خانے سے ابھی تک اسے کوئی ڈگری نہیں ملی۔

یہ وہ شخص ہے جو جنوری ۱۹۴۶ء کے آخری ہفتہ میں خان بہادر قاسم علی صاحب اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی منت سماجت کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عاجزانہ درخواست کی کہ حضور اس بے نوا فقیر کے کاسۂ گدائی میں ووٹ ڈلوا دیجئے۔ میں ساری عمر آپ کے احسان کو فراموش نہ کروں گا۔

میرے آقا نے یہ درخواست منظور فرمائی۔ اور حضور کے لبوں کی ایک ہی جنبش پر تمام احمدیوں نے ووٹوں کی بارش کر دی۔ اور کشکول ووٹوں سے بھر گیا۔

اس وقت تو آلو مہاری گداگر کا احمدیوں کی بھیک پر گزارہ تھا۔ مگر آج اس کی صدا یہ ہے کہ مرزائیوں کو انسانیت سے خارج کر دو۔ ان کا بائیکاٹ کرنا فرض ہے اور ان سے تعلق رکھنا ناجائز ہے کفر ہے اور ختم نبوت کے منافی ہے؟

ہم یہ نہیں بتانا چاہتے کہ یہ کس قدر رسوائے عالم انسان ہے۔ نہ ہم اپنے اخبار کو ان گندے الزامات سے ملوث کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس کے اپنے قریبی رشتہ داروں نے جلال پور شریف کے ایک صاحب کی تقریب پر لگائے۔ اور نہ ہمیں اس کے فوٹوؤں کا تذکرہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ان سب باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم اس کے صرف چند الفاظ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں سنیئے۔

"ظفر اللہ ڈسکہ کا رہنے والا ہے۔ اور میں تین میل قریب آلو مہار کا۔ خواجہ صاحب اپنی پوری مشنری کے ساتھ وہاں آئیں۔ اور کسی بھی نعرے پر ظفر اللہ کو کھڑا کریں۔ اور اپنی پوری قوت سے اس کو Supports کریں اور میں ختم نبوت کے نعرہ پر ایک بھنگی کو کھڑا کرتا ہوں۔ اگر اس مقابلہ میں ظفر اللہ خاں دو ووٹ بھی لے جائے تو میں اپنے مطالبے سے دستبردار ہو جاؤنگا"

(زمیندار ۵؍ستمبر ۱۹۵۲ء)

چہ خوب! ۱۹۴۶ء کا "فیض الحسن" جو احمدیوں سے بھیک مانگنے کے باوجود آج کے بھنگی کے برعکس صریح ناکام و نامراد رہا ۱۹۵۲ء میں اس شان کا مالک بن چکا ہے کہ بھنگیوں کو "ختم نبوت" کا ٹکٹ دے کر کامیاب کرا سکتا ہے۔

معزز قارئین! ان الفاظ سے یہ بھی اندازہ لگائیے "ختم نبوت" جیسے مقدس اور ارفع مقام کو گستاخانہ طریق پر استعمال کرنے کا یہ شخص کتنا عادی ہو چکا ہے۔ کہ بھنگیوں اور چوہڑوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

کیا کوئی نہیں جو اس مقدس مقام کو بھنگیوں اور بھکاریوں کے ناپاک ہاتھوں سے بچائے؟

غداروں کی ریلی

"زمیندار" نے ۲۸؍ستمبر ۱۹۵۲ء کے شمارہ میں ایک فوٹو شائع کیا ہے جس کے نیچے یہ عبارت درج ہے۔

"جھنگ میں وزیر اعلےٰ رضاکاروں کی ریلی میں اول آنے والے کو کپ پیش کر رہے ہیں۔"

ادارہ "زمیندار" بھول گیا کہ یہ ریلی رضاکاروں کی نہیں غداروں کی ریلی تھی۔ کیونکہ کپ جیتنے والا رضاکار (دستگیر احمد خان) ایک احمدی جوان ہے اور احمدی "زمیندار" کی نگاہ میں غدار ہیں۔

احراری اگر بے غیرت نہیں ہو گئے۔ تو انہیں اپنے جیسے وفاداروں کی یہ ذلت و رسوائی دیکھ کر پاکستان میں ایک منٹ نہ ٹھہرنا چاہیئے۔ کیا یہاں مکھیاں مارتے جوتیاں چٹخارتے گلا پھاڑتے اور کاغذ سیاہ کرنے کی بجائے یہ بہتر نہیں کہ تحریک ہجرت کے سیاہ داغ دھل جائیں۔ اور بھارتی آقاؤں کا دیدار بھی نصیب ہو جائے۔

پست ذہنیت کی انتہا ہو گئی

مظفر علی شمسی نے ۳؍اکتوبر کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اب بڑی بڑی کرسیوں والے بھی ہمارے مطالبات پر غور کرنے لگے ہیں۔"

(زمیندار ۵؍اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اگر منظور الحسن جیسے تھرڈ کلاس لوگ مظفر شمسی صاحب کو اونچی اونچی کرسیوں والے دکھائی دیتے ہیں تو یقین رکھنا چاہیئے کہ اونچی کرسیوں والے انہیں سچ مچ عرش معلےٰ پر بیٹھے نظر آتے ہوں گے۔

اے مسلماں اپنے دل سے پوچھ ملّا سے نہ پوچھ
ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم

اقبال

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماریشس میں تبلیغ اسلام

تبلیغ بذریعہ تقریر۔ تبلیغی سفر۔ جماعتوں کی تنظیم۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم۔ سیکنڈری سکول کا قیام۔ ایک نوجوان کا وقف زندگی

(از مکرم بشیر الدین عبید اللہ صاحب واقف زندگی مبلغ ماریشس)

(۲)

ماریشس میں سالانہ کارروائی

از یکم جولائی ۱۹۵۱ء تا جولائی ۱۹۵۲ء

عید کے روز جو میرے پہنچنے کے تیسرے روز تھی تین تقریبیں اکٹھی پیدا ہو گئیں (۱) عید کا خطبہ و نماز (۲) جمعہ (۳) اور تیسرے جماعت کا اجلاس برائے ایڈریس وغیرہ۔ ان مواقع پر عید کی فلاسفی اور جماعت کا مقام اور ان کے فرائض بتائے گئے۔

تبلیغ بذریعہ تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مقامات پر علاوہ مذہبی تقریروں کے چالیس تبلیغی تقریروں کا موقعہ ملا جن میں اسلام کی صداقت۔ احمدیت کی صداقت۔ قرآن کریم کی فضیلت ختم نبوت۔ اسلام کا عالمگیر ہونا وغیرہ مسائل کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ ہر تقریر کے بعد ہر مذہب کے لوگوں کو سوالات کی اجازت دی جاتی رہی اور اکثر کئی کئی گھنٹے سوالات کا یہ سلسلہ مجلس میں جاری رہتا۔ اس کے علاوہ ریڈیو پر ایک تقریر کی گئی جس کا عنوان تھا "فطرت انسانی کے متعلق نظریات" اس تقریر میں یہ بتایا گیا کہ سب سے اچھا نظریہ فطرت انسانی کے متعلق اسلام کا ہے۔ اس تقریر کا اثر بھی بہت اچھا ہوا۔ اسی طرح علاوہ بعض سیاسی اجتماعوں میں خود تقریر کرنے اور دوسرے احمدی احباب کو تقریر کرا کے جماعت کے نفوذ کی کوشش کی گئی۔

تبلیغی سفر

اس سال کے عرصہ میں ایک سو مرتبہ مختلف بیس۲۰ مقامات کا تبلیغی سفر کرنا پڑا۔ ان دوروں میں انفرادی ملاقاتیں۔ تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم کی جاتی رہی۔ نیز غیروں سے سوشل تعلقات کے بڑھانے میں کئی لیڈروں سے ملاقاتیں بھی کی گئیں۔

ملاقاتیں

علاوہ ان ملاقاتوں کے جو مشن ہاؤس دار السلام میں لوگوں سے ہوئیں بیسیوں افراد کے گھروں دکانوں اور کام کرنے کی جگہوں پر پہنچ کر تبلیغ کی گئی نیز مسلمانوں کے تمام سیاسی لیڈروں کے ساتھ ایک ایک دو دو دفعہ ملاقات کر کے بہت حد تک احمدیت سے بغض کو کم کرنے کی کوشش کی گئی اور اسی طرح احمدیت کا لٹریچر بھی پہنچایا گیا۔

ترجمہ تالیف و اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں علاوہ تبلیغی خطوط کے اور علاوہ اس فرانسیسی زبان میں لٹریچر کی اشاعت کے جو پمفلٹ کی صورت میں پہلے سے طبع شدہ تھا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون "کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی" کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کر کے ایک ہزار کی تعداد میں شائع کرایا گیا اور قریباً تمام بڑے افسروں اور لیڈروں اور لائبریریوں کو بھجوایا گیا۔ اس کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں فروخت کیا گیا۔ نیز مڈغاسکر ریونین اور روڈرگ جزائر میں بھی بھجوایا گیا۔

جماعتوں کی تنظیم

ماریشس میں پہنچنے کے بعد جہاں جہاں احمدی تھے ان کی تنظیم کر کے باقاعدہ جماعتیں بنائی گئیں۔ ان کے انتخابات کرائے گئے اور فہرستیں تیار کی گئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ماریشس کی جماعت کی چندہ کی سالانہ آمد جہاں تین ہزار تھی بڑھ کر دس ہزار سے زیادہ ہو گئی۔ فالحمد للہ!

جماعتوں کے نام روز ہل۔ پورٹ لوئیس۔ فنکس۔ منایاں بلانش۔ سینٹ پیئر۔ منایاں لانگ۔ اور تیرو لے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض احمدی دیگر متفرق مقامات پر بھی ہیں۔

خدام الاحمدیہ

اسی طرح خدام الاحمدیہ کی باقاعدہ تنظیم کی گئی جو خاص طور پر روز ہل اور منتائیاں بلانش میں ہے منتائیاں بلانش کے خدام کی خوبی یہ ہے کہ وہاں کے زعیم نے سارے سال کی سب خدام اور انصار کی نمازوں کی حاضری کا باقاعدہ ریکارڈ بنایا ہوا ہے سالانہ نمازوں کی حاضری میں اول۔ دوئم اور سوئم کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں جو انشاء اللہ تقسیم کر دئیے جائیں گے۔

روز ہل کے خدام کا ہر ہفتہ باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے۔ خدام روز ہل گذشتہ سال میں ۴۸ اجلاس کر چکے ہیں جس میں مختلف نوجوانوں نے تقاریر کی مشق کی۔ اس کے علاوہ خدام کو احمدیت کے مسائل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ خدام روز ہل اور منایاں بلانش نے مختلف مواقع پر کئی دفعہ وقار عمل منا کر ہاتھ سے مساجد اور ان کی باؤنڈری کی صفائی کی

خدام احمدیہ کے کام میں مساعی کے سلسلہ میں منایاں بلانش کے زعیم قاسم نور علی صاحب اور روز ہل کے سیکرٹری خدام عبد الرحیم شوکیہ صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خدام کی جسمانی صحت کیلئے والی بال کی کھیل کا انتظام کیا گیا۔ خدام کو تین دفعہ مختلف مقامات پر لے جا کر مشقت کی عادت ڈالنے کے اسباق دئیے گئے

تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل طریق اختیار کئے گئے۔

(ا) مختلف جماعتوں میں بچوں کی ابتدائی اردو وغیرہ کی تعلیم کا انتظام پہلے تھا مگر اس کو باقاعدہ کرنے کے لئے خصوصاً روز ہل میں خاص پروگرام بنا کر مدرسہ کو چلایا گیا۔ یہاں پر عام سکولوں کا وقت ۱۰ بجے ہے۔ اس لئے ۸ بجے سے ۹ بجے تک ایک گھنٹہ مدرسہ لگاتے ہیں جس میں بچوں کی دینیات اردو عربی کا انتظام ہوتا ہے۔ پہلے بچوں کی تعداد دس پندرہ تھی مگر گذشتہ سال عرصہ زیر رپورٹ میں بچوں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ نیز کلاسیں بنا کر دو مزید استاد مقرر کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں بچوں کی تعلیم تیز ہو گئی اور بچوں کی تعداد ۶۰ اور ۸۰ کے درمیان رہی۔ اس مدرسہ میں اردو۔ نماز با ترجمہ۔ عربی کے اسباق اور ضروری مسائل بتائے جاتے ہیں۔

(ب) بڑے احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے مرکز میں فجر کی نماز کے بعد حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ ہر منگل کو بعد نماز عشاء قرآن کریم اور حدیث کا درس ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا درس کریولی زبان میں مکرم احمد حسین صاحب شوکیہ دیتے رہے اور اردو زبان میں خاکسار حدیث کا درس۔ یہ درس روز ہل میں باقاعدہ ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ خاکسار نے دوسری جماعتوں میں دورے کر کے قریباً ستر تربیتی درس دئیے۔ جس میں نمازوں کی تلقین کے علاوہ اخلاقی اور تمدنی ترقی کے لئے قرآنی آیات اور احادیث سنائی جاتی رہیں۔ نمازوں کی حاضری کا انتظام بھی کیا گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ منتائیس بلانش کی جماعت کی نمازوں کی حاضری بغیر ناغہ کے ہوتی ہے اور مجھے مرکز میں بھیجی جاتی ہے۔

(ج) اسی طرح نوجوانوں کی تعلیم کے لئے عشاء کی نماز کے بعد کلاس کا انتظام ہے۔ خاکسار نوجوانوں کو اردو عربی اور قرآن کریم اور ترجمہ سکھاتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۰ نوجوانوں نے ترجمہ نماز سیکھی۔ اور اس کے ساتھ ان کے مطالب بھی۔ بعض نوجوان ترجمہ سے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ دو نوجوان ہر اتوار کو ترجمہ اور معمولی تفسیر کا سبق بھی باقاعدہ لیتے ہیں۔

(د) مستورات کی تعلیم کے سلسلہ میں خاکسار کی بیوی عرصہ زیر رپورٹ میں مرکز روز ہل میں ہر جمعہ میں جمعہ کی نماز کے بعد حدیث کا سبق اور نماز کا ترجمہ مستورات کو پڑھاتی رہیں۔ . . . .

. . . .

. . . . اس کے علاوہ ہر پندرہ روزہ میٹنگ کر کے قرآن کریم کی تصحیح۔ حدیث کا سبق اور ترجمہ نماز کے اسباق دیتی رہیں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں میں بھی دورے کر کے مستورات میں نماز کے اسباق اور دیگر تربیتی تقاریر کیں۔ یہ سب اسباق و تقاریر ساتھ سے اوپر تھیں۔

(س) ماریشس میں تعلیم کے دو درجے ہیں۔ پہلا سکول اس میں چھ کلاسیں ہیں۔ اس کے بعد کالج ہے اس کو سیکنڈری سکول بھی کہا جاتا ہے۔ پہلی چھ جماعتوں کے بعد دیگر کالج میں چلے جاتے ہیں اور غیروں کی صحبت میں بری عادات میں ملوث ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس کے انسداد کیلئے اس سال فروری ۱۹۵۲ء میں ہم نے سیکنڈری سکول کی ابتداء کی ہے۔ یہ کالج اگر اچھی حالت میں ہو گیا تو نئی پود کی اصلاح اور تبلیغ دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھی شکل میں کامیاب بنائے۔ آمین۔

ایک نوجوان کا وقف زندگی

ایک نوجوان مسمی ابوبکر صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اس کا فارم وقف زندگی مرکز میں بھیج دیا گیا ہے۔ یہ نوجوان نہایت مخلص اور دین کی خدمت کے لئے بہت جوش رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یہ نوجوان مجھ سے عربی۔ اردو اور دیگر دینی تعلیم باقاعدگی سے حاصل کرتے ہیں اور اپنی ملازمت کرتے ہیں۔

متفرق امور

علاوہ تبلیغی۔ تربیتی اور اشاعتی امور کے بعض دیگر امور کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ مثلاً مسلمانوں کے لیڈروں سے مل کر مسلمانوں میں اتفاق کے ذرائع کی طرف توجہ دلانا۔ غیر احمدی۔ ہندو اور عیسائی دوستوں کو اردو کے اسباق دینا (چونکہ یہاں اردو سینما ہوتا ہے اس لئے بعض دوسرے لوگ اس نقطۂ نگاہ سے بھی اردو سیکھتے ہیں) اسی طرح جماعت ماریشس کے تین جنرل اجلاس بلائے گئے جن میں بعض ضروری امور بھی پاس کئے گئے۔ اسی طرح مجلس شوریٰ جماعت ماریشس قائم کی گئی جس میں جماعت کا بجٹ اور دیگر امور طے کئے گئے مشن کا کوئی دفتر نہیں تھا۔ دفتر بنوایا گیا۔ عیدین کے مواقع پر تمام جماعت ماریشس کا کھانا پکایا گیا۔ اور اکٹھے بیٹھ کر کھایا گیا۔ یہ خصوصیت ماریشس کو ہے کہ عید کے موقعہ پر ساری جماعت ماریشس اکٹھی ایک جگہ عید کرتی ہے۔ اور سب احمدی ایک جگہ دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں . . . .

. . . . چھ سات صد افراد

(باقی صفحہ ۷ پر)

خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور اس کا تقاضا

(از مکرم سلطان محمود صاحب انور جامعۃ المبشرین ربوہ)

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں انسان کی پیدائش کی اصلی غرض بتاتے ہوئے فرماتا ہے۔ ماخلقت الجن والانس الالیعبدون ۔ لیعبدون کے ایک معنے یہ ہیں۔ کہ "تا وہ میری عبادت کریں۔" لیکن اس کے ایک دوسرے معنے بھی کئے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ "تا وہ میری معرفت حاصل کریں"۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جن و انس کو پیدا کرنے سے میری غرض محض یہ ہے۔ کہ وہ میری حقیقی معرفت حاصل کریں۔ اور مجھے صحیح طور پر پہچان لیں۔

اب خدا تعالیٰ کو پہچان لینے کا اور اسکی معرفت حاصل کر لینے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم صرف اس قدر جان لیں۔ کہ خدا تعالیٰ بھی کوئی ہستی ہے۔ یا اس سے ذرا بڑھ کر یہ بھی جان لیں۔ کہ اس کی یہ یہ صفات ہیں۔ مثلاً ہم خدا تعالیٰ کے متعلق یہ جان لیں۔ کہ وہ رازق ہے۔ تو اس سے عارف باللہ نہیں کہلا سکتے۔ یا ہم یہ کہہ دیں۔ کہ خدا تعالیٰ باسط ہے۔ تو بھی ہم عارف باللہ نہیں کہلا سکتے۔ یا ہم یہ اقرار کر لیں۔ کہ خدا تعالیٰ غنی ہے۔ تو تب بھی ہم اپنے آپ کو عارف باللہ نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی ہم اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی معرفت کا مقام ان چیزوں سے بہت آگے ہے۔ یہ چیزیں علم الیقین کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور حقیقی معرفت کا مقام حق الیقین ہے۔ کہ جب ہم خدا تعالیٰ کو رازق کہہ رہے ہوں۔ تو ہمارے دل گواہی دیں۔ کہ ہم اپنے قول میں سچے ہیں۔ اور ہمارے روزمرہ کے افعال و اعمال اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوں۔ کہ فی الواقع ہم خدا تعالیٰ کو رازق حقیقی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اسی کے آگے دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔ نہ کہ کسی اور کے آگے۔ اسی طرح جب ہم خدا تعالیٰ کو باسط کہہ رہے ہوں۔ تو عملاً اس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہوں کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ ہی باسط ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کو غنی سمجھنا ہے۔ کہ ہم اس میں بھی حق الیقین کے مرتبہ پر پہنچ جائیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کو رازق۔ باسط اور غنی کہنے کے باوجود ہمارا عمل یہ ہو۔ کہ جب ہم سے مالی قربانی کا مطالبہ ہو۔ تو بجائے دل کھول کر قربانی کرنے کے ہم کو یہ خوف لاحق ہو رہا ہو۔ کہ مال سارا خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ تو کھائیں گے کہاں سے اور پہنیں گے کہاں سے۔ یا اس خیال سے کہ اگر ہم نے مالی قربانی میں حصہ لیا۔ تو ہم پر تنگی کا وقت آ جائیگا۔ یا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہم محتاج و فقیر ہو جائیں گے۔ تو اس کا واضح مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم پرلے درجے کے منافق ہیں۔ اور اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ کیونکہ ہم نے زبان سے تو اقرار کر لیا۔ کہ خدا تعالیٰ رازق ہے۔ لیکن ہمارے دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے صاف طور پر قرآن مجید میں فرما دیا ہے۔ کہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ نیز نحن نرزقکم وایاھم۔ اسی طرح ہم نے منہ سے یہ کہہ دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ باسط ہے۔ لیکن عملاً ہم نے یہ ثبوت پیش کیا۔ کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے باسط ہونے پر ایمان نہیں۔ کیونکہ اگر ہمیں ایمان حاصل ہوتا۔ تو ہم بغیر اس قسم کا خیال تک بھی دل میں لانے کے کہ ہم پر تنگی کا وقت آ جائے گا۔ اس کی راہ میں بے دریغ قربانی کرتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود فرما دیا ہے۔ کہ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہتا ہے۔ کشائش عطا کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے تنگی میں ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم خدا تعالیٰ کو غنی سمجھتے ہیں۔ تو ہمیں فکرِ فردا سے بالکل آزاد ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ووجدک عائلاً فاغنیٰ۔ یعنی اے انسان۔ تو تنگدست و محتاج تھا۔ لیکن میں نے تجھے تونگری و غنا بخشی۔ پس تجھے چاہیئے۔ کہ میری اس نعمت عظمیٰ کو بخل کی ملونی سے پاک رکھے۔

پس ہمارا قربانیوں سے دریغ کرنا یا کما حقہا قربانیوں میں حصہ نہ لینا اس بات کی غمازی کرتا ہے۔ کہ ابھی ہمارے ایمان کمزور ہیں۔ ابھی تک ہم نے اپنے رازقِ حقیقی کو نہیں پہچانا۔ یا پہچان تو لیا ہے لیکن ہمارے اندر سے ابھی منافقت اور دورنگی نہیں گئی۔

پس بحیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے اور اشرف المخلوقات میں سے بھی نبی کی جماعت ہونے کے ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم اپنے رازق کو پہچانیں۔ اور اس پر توکل کریں۔ ورنہ اگر ہم یہ مقامِ معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو ہم ان جانوروں سے بھی بدتر ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر توکل کر کے صبح خالی پیٹ گھونسلوں سے نکلتے ہیں۔ اور شام کو توکل کے شیریں پھلوں سے سیر ہو کر گھونسلوں کو مسرور لوٹتے ہیں۔

لہٰذا خدا تعالیٰ کو رازقِ حقیقی۔ باسط اور غنی یقین کر کے ہمیں زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ قربانی کرنے سے ہم بھوکے نہیں مریں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ خود ہمارا رازق ہے۔ اور پھر رزق بطور قوت لایموت کے ہی نہیں دیتا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر بہت سی وسعتیں اور کشائشیں پیدا فرماتا ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر انسان کو غنی کر دیتا ہے۔ پس آج جبکہ ؏

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست

والا معاملہ ہے۔ ہمیں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور آج وہ وقت ہے۔ کہ اخلاص سے دیئے ہوئے ایک منٹھی بھر جَو بدرجہا بہتر ہو ... [illegible] ... جانے کے بعد پیش کی جاتی ہے۔ آج ہم لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ وقت گذر جانے کے بعد سر کٹائے بھی نہ بنے۔ پس خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور موجودہ وقت کا تقاضا ہے۔ کہ ہم زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ اور دینِ احمدِ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ زندہ کرنے میں ہمیں بھی اپنی حقیر خدمات پیش کرنے کی توفیق [illegible] فرماوے۔ واللہ الموفق الاعلیٰ۔

مسلمانوں میں عقائد باطلہ کیونکر آئے

ہم احمدی ہی نہیں بلکہ دیگر مسلمان اور ان کے لیڈر بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں میں بعض غلط عقائد دوسری قوموں سے آئے ہیں۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ "ختم نبوت" کا غلط مفہوم اور حیات مسیحؑ کا باطل عقیدہ مسلمانوں نے عیسائی قوم سے لیا ہے۔ ورنہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس عقیدہ کی قطعاً تائید نہیں ہوتی۔ عقائد باطلہ مسلمانوں میں کیونکر آئے۔ اس سلسلہ میں مولوی ظفر علی خاں صاحب آف "زمیندار" کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ فرمایئے۔ مولوی صاحب اپنے مضمون "اسلام کی برکتیں" میں لکھتے ہیں:۔

"سوال یہ ہے۔ کہ یہ اصول جن سے زیادہ مستحکم جن سے زیادہ پائیدار۔ جن سے زیادہ روشن اخلاقی۔ روحانی۔ دینی اور دنیوی اصول اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں نے کیوں پس پشت ڈال دیئے اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ غیر ممالک میں جا کر جب ان کا تمدن دوسری قوموں کے تمدن سے ٹکرایا۔ تو انہوں نے اپنی شامت اعمال سے دوسروں کے باطل عقائد کو اپنے سچے دین کے پاک عقائد میں ملا کر اپنے آپ کو اس قول کا مصداق بنا لیا۔ کہ "مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب" یہ مسئلہ کہ اسلام کی اصلی صورت کو مسخ کرنے میں خارجی اوہام اور لطلان پرستی نے کس حد تک اور کس طرح حصہ لیا۔ بہت کچھ تفصیل کا محتاج ہے۔" (رسالہ صوفی جلد ۳۵ صـ۳۸)

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

تجارتی کمپنیوں کے راس المال پر خواہ اس میں نفع ہو یا نقصان زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ تجارتی مال اتنی قیمت کا ہو۔ جتنی قیمت کہ نصاب کے برابر ہے۔ چنانچہ تشریح الزکوٰۃ صـ۳۸ میں ہے۔ "تجارتی اداروں کا مال دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک مال عمارت فرنیچر اور مشینری پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس مال پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ دوسری قسم کا مال وہ ہے۔ جو تجارت کے چکر میں آتا ہے۔ اس پر لازماً زکوٰۃ ہے۔" چنانچہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے۔ کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ ادا کریں۔ جس کی ہم تجارت کرتے ہیں۔ (ابوداؤد بحوالہ تشریح الزکوٰۃ صـ۳۸-۳۹)

البتہ اگر کمپنی مقروض ہو۔ اور نقصان میں جا رہی ہو۔ تو قرض کی مقدار کے مطابق رقم تجارتی مال کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے نظارت ہذا سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کریں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

سید زمان شاہ صاحب وکیل مانسہرہ کے ذمہ قضائی فیصلہ کے بموجب کچھ رقم واجب الادا ہے۔ جس کی تا حال انہوں نے ادائیگی نہیں کی۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً قضائی فیصلہ کی تعمیل میں بقایا رقم ادا فرماویں۔ ورنہ ان کے خلاف نظارت ہذا کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست دعاء

میرے والد میاں مولا بخش صاحب درویش مقیم قادیان کا امرت سر وکٹوریہ ہسپتال میں ہرنیا کا اپریشن کیا گیا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ لیکن خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت اور قوت عطا فرماوے اور احمدیت اور احمدیت کے مرکز کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔

عبد القدیر شاھد واقف زندگی مبلغ برائے گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ)

خدام الاحمدیہ! کیا آپ نے اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری کر لی ہے۔

ماریشس میں تبلیغ اسلام (بقیہ صفحہ ۵)

اس کھانے میں شامل ہوتے ہیں۔ اس میں بعض غیر احمدی افراد کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں بعض تبلیغی اور مرکز سے آئے ہوئے خطوط کے جواب میں دو صد سے اوپر خطوط لکھے گئے۔

بالآخر احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کی خدمت۔ محنت۔ دیانت۔ شوق اور صحیح طریق سے کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور جلد وہ دن لائے۔ کہ ماریشس میں احمدیت ظاہری شکل میں بھی غالب ہو جائے۔ اور اس چھوٹے سے جزیرہ میں خدا کی بادشاہت قائم ہو جائے۔

مجید احمد صاحب اقبال پسر خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کہاں ہیں

اہلیہ مجید احمد صاحب اقبال تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اور مجید احمد اقبال کی لڑکی عمر سات ماہ دو ماہ سخت بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۰/۱/۵۲ فوت ہو گئی ہے۔ ان ہر دو امور کی اطلاع ان کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ دے سکا۔ جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ (عبدالکریم اک اک سکول کراچی)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹/۷/۵۲ کو بعد نماز عصر مکرم عبدالسلام صاحب مہتہ پسر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا نکاح مکرمہ نعیم آراء بیگم صاحبہ بنت شیخ صالح محمد صاحب ممباسہ مشرقی افریقہ سے بعوض تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(اخبار بدر ۱۴ اگست ۵۲ء)

پتہ درکار ہے

شیخ عطاء اللہ صاحب ابن شیخ نور الدین صاحب مرحوم جو کہ ملٹری میں ہیں۔ اور غالباً مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں لیفٹیننٹ کے عہدہ پر فائز ہیں کا پتہ درکار ہے۔ کیونکہ میں نے ان کا قرض ادا کرنا ہے۔

اگر کوئی ان کے واقف کار دوست یہ اعلان پڑھیں۔ یا وہ خود پڑھیں۔ تو مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ تاکہ میں ان کو روپے ارسال کر سکوں۔ عطاء اللہ ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور۔

درخواست ہائے دعا

عاجز کے ساتھ اپنے محکمہ میں سخت بے انصافی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ لیبر یونین میں مقدمہ پیش ہے۔ افسران بالا اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ یونین میرے واسطے لڑ رہی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ اپنی پرسوز دعاؤں سے میری امداد فرمائیں۔ مشکور ہوں گا۔ خاکسار سید حمید الدین احمد از جمشید پور۔ (۲) نذیر احمد صاحب سکرٹری مال مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں کا لڑکا عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ فضل کریم حعینط۔ (۳) خاکسار نے اسال رسول کے داخلے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ مرزا محمد اشرف پسر مرزا محمد صادق صاحب سندھ۔ (۴) مورخہ ۳۰ اکتوبر کو مبارک احمد ولد شیخ احمد درویش کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئے ہیں۔ احباب ان کی عمر درازی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز خاکسار کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ تفکرات سے نجات دے۔ خاکسار چوہدری اللہ رکھا درویش گھٹیالیاں حال لاہور۔ (۵) اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ ستمبر ۵۲ء کو مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت کاملہ۔ درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ محمد سعید راولپنڈی (۶) مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مورخہ ۱۰/۱/۵۲ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کی درازیٔ عمر خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد یعقوب پاکستان منٹ ڈپو راولپنڈی (۷) خاکسار اکثر بیمار رہتا ہے۔ اور مالی مشکلات میں بھی مبتلا رہتا ہے۔ احباب دعا فرما کر مشکور فرماویں۔ خاکسار چوہدری محمد اسماعیل ساقی ربوہ۔ (۸) میرے لڑکے لطف الرحمٰن سلمہ بی۔ اے کراچی کا محکمانہ امتحان ۳ نومبر کو ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرا پوتا عزیز سلیم الرحمٰن سلمہ بیمار رہتا ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ کظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ۔ م

م (۹) خاکسار کا چھوٹا بچہ عزیزم محمد شہود اقبال پانچ چھ روز سے بعارضہ تیز بخار و شدید کھانسی اور نزلہ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ جلد عطا فرمائے۔ آمین غلام محمد ثالث۔ (۱۰) سیٹھ میاں محمد شفیع صاحب کلکتہ میں بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میاں محمد حسین صاحب کلکتہ بعض مشکلات خانگی میں گھرے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل الٰہی ارشد احمدی۔ قادیانی ثم چنیوٹی حال وارد یونائیٹڈ ملز شکارپور سندھ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی (مینیجر)

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے (مینیجر الفضل)

امریکہ نے میثاق بحرالکاہل میں برطانیہ کو شریک نہ کر کے

اسے ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے

لندن ۱۶ اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام کو بتایا کہ میں بحرالکاہل کے دفاع کے میثاق میں برطانیہ کے شامل نہ کئے جانے پر ہمیشہ اظہار افسوس کرتا رہا ہوں۔ یہ میثاق امریکہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ہوا ہے۔

مسٹر چرچل اس موقعہ پر تیار نہ تھے۔ کہ برطانیہ نے میثاق بحرالکاہل میں نمائندگی حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے۔ لیبر ممبر مسٹر ریجنالڈ نے کہا۔ یہ صورت حال ظاہر کرتی ہے کہ برطانیہ نے امریکہ سے جھجک کر معاملہ کیا۔ آپ نے کہا امریکہ نے لیبر پارٹی کے زمانہ حکومت میں برطانیہ سے اس قسم کا سلوک کرنے کی جرأت نہیں کی تھی۔

اس سے پہلے مسٹر جان ہائنڈ مزدور رکن نے کہا تھا۔ کہ اخبارات میں وسیع پیمانے پر چرچا ہوا تھا کہ برطانیہ کو میثاق دفاع بحرالکاہل سے اس لئے علیحدہ رکھا گیا ہے کہ امریکہ ملایا اور سنگاپور کے دفاع کے جھمیلے میں پھنسنا نہیں چاہتا تھا۔ کیا وزیر اعظم اس سے انکار کر سکتے ہیں۔ مسٹر چرچل نے جواب دیا۔ مجھے یہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ اس قسم کے عام بیانات کی تصدیق یا تکذیب کروں۔ برطانیہ اور دوسری حکومتوں کے درمیان جو گفت و شنید ہوئی ہے۔ وہ خفیہ ہے۔ لیکن ایوان کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ ماہ اگست میں آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور امریکہ نے کونسل کی پہلی میٹنگ میں اس سوال پر غور کیا تھا کہ میثاق بحرالکاہل کے تحت جو ادارے قائم ہوں گے۔ ان سے برطانیہ کا کیا تعلق ہوگا۔ مسٹر چرچل نے کہا اس وقت تینوں حکومتوں نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ فی الحال اس بارہ میں کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ اور معاملہ ابھی تک یہی ہے۔

کوریا میں عارضی صلح کرانے میں اقوام متحدہ کو ناکامی ہوئی ہے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۵ اکتوبر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ساتویں اجلاس کے صدر لیسٹر بی پیرسن نے اپنے خطبے میں کوریا میں عارضی صلح کی راہ میں روکاوٹیں پیدا کرنے والوں کو خبردار کیا۔ کہ تاریخ اور انسانیت کے آگے انہیں بھاری ذمہ داریاں اٹھانا پڑیں گی۔ پیرسن نے کوریا کی جنگ کا ذکر ان مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا جو اسمبلی کو درپیش ہیں انہوں نے سرد جنگ میں عارضی صلح کے فقدان اور قومی وجود کے مسائل کو ان بڑی مشکلات میں شامل کیا۔ جن پر یہ اسمبلی غور و خوض کرے گی۔

انہوں نے کہا کہ یہ مسائل اس عالمگیر تنظیم کے لئے بڑی کٹھن آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں اقوام متحدہ کو بہر حال ان سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے اپنے میثاق کی خلاف ورزی کئے بغیر اور کوئی ایسا اقدام کئے بغیر جس کی اس سے توقع نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس کے پاس ان کی انجام دہی کے ذرائع اور طاقت موجود ہے۔ اقوام متحدہ کو ان مسائل کو حل کرنا چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی طرف سے کوریا میں باعزت شرائط پر عارضی صلح کرنے کی جو کوشش ہو رہی ہے۔ اس میں اب تک ناکامی اٹھانا پڑی ہے اس لئے اقوام متحدہ اس علاقہ میں پر امن اور تعمیری امور کی جانب توجہ مبذول کرنے کے قابل نہیں ہوئی ہے

اردو کے خلاف محاذ

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ ہندی ساہتیہ سمیلن نے آج یو پی کی علاقائی زبان اردو کو قرار دینے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ ہندوؤں سے اس امر کی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس کے خلاف مہم شروع کر دیں۔

ایک قرارداد ہندی ساہتیہ سمیلن میں منظور کی گئی۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ اردو کو علاقائی زبان بنانے کا مطالبہ کرنا خلاف قوم مطالبہ ہے اس سے جداگانہ رجحان کا پتہ چلتا ہے۔

امریکہ میں بھی قومی ہیلتھ سروس جاری کر دی جائے گی

نیویارک ۱۶ اکتوبر۔ امریکہ میں ایک سکیم پر اس وقت غور کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ کامیاب ہو گئی۔ تو امریکہ میں بھی برطانیہ کی طرح قومی ہیلتھ سروس جاری کر دی جائے گی۔

اس کے تحت نہ صرف فیملی ڈاکٹروں کے اخراجات سرکاری طور پر ادا کئے جائیں گے۔ بلکہ ہسپتال میں علاج کا بھی انتظام ہوگا۔ اور بے روزگاروں کے لئے خاص سہولتیں بھی۔ (اسٹار)

چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنے ذخیروں کے متعلق صحیح حسابات بروقت پیش کر دئے تھے

بے بنیاد افواہوں کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کا تردیدی پریس نوٹ

کراچی ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء۔ ایک مقامی روزنامہ انگریزی اخبار میں شائع ہونے والی یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ نے اپنے گیہوں کے ذخیروں کے متعلق صحیح حسابات پیش نہیں کئے۔ صحیح صورت حال مندرجہ ذیل ہے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خان کی اراضی دو علاقوں یعنی ناصر آباد اور محمود آباد میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے ذخیروں کے صحیح اعداد و شمار تاریخ معینہ کے ختم ہونے سے کہیں پہلے یکم اگست ۱۹۵۲ء کو بذریعہ رسیدی رجسٹری داخل کر دیئے گئے تھے۔ وزیر موصوف نے اپنی کراچی کے قیام کے دوران میں ڈاکخانہ سے وصول شدہ رسیدوں کا خود معائنہ کیا تھا۔ بعد ازاں ان حسابات کی نقلیں ۳۰ اگست ۵۲ء کو ڈائرکٹر شہری رسد کراچی کو بذریعہ ڈاک بھیج دی گئی تھیں وزیر موصوف نے ان نقلوں کو ڈاک کے ذریعہ بھیجنے اور ان کے وصول ہونے کی ڈاک خانہ کی رسیدوں کا بھی بذات خود معائنہ کیا تھا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اپنے منیجر کو مستقل ہدایات دے رکھی ہیں کہ وہ تمام قانونی شرائط کی سختی سے پابندی کرے۔ اور تمام وہ غلہ بھی جو اراضی پر کام کرنے والوں اور کاشتکاروں کی جائز ضرورت سے بچ جا سکے۔ حکومت کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے مہیا رکھے۔ ان ہدایات پر ان کے منیجر نے عمل کیا ہے۔ (جاری کردہ محکمہ اطلاعات حکومت پاکستان)

صحرا ڈیڑھ میل سالانہ کی رفتار سے بڑھ رہے ہیں

کیپ ٹاؤن ۱۶ اکتوبر: جنوبی افریقہ کی حکومت ریگستانوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے غالباً قومی سطح پر کام شروع کریگی۔ ایک دس سالہ منصوبہ مرتب کیا جائیگا جس پر ۱۰ کروڑ پونڈ کے قریب لاگت آئے گی۔ یہ سخت اقدام کرنے کی وجہ ایک خاص کمیٹی کی رپورٹ بھی ہے جس میں کاشتکاروں کو خبردار کیا گیا تھا کہ صحرا ½ ۱ میل سالانہ کی رفتار سے بڑھ رہے ہیں۔ (اسٹار)

زمانہ قبل از تاریخ کے جانور

کیپ ٹاؤن ۱۶ اکتوبر: کوائنڈن میوزیم نیروبی کے ناظم ڈاکٹر ایل۔ ایس۔ لیکی کا بیان ہے۔ کہ ۲۵۰۰۰۰ سال قبل مشرقی افریقہ کے میدانوں میں ایسی بھیڑیں پائی جاتی تھیں۔ جن کے سینگ چھ چھ فٹ طویل تھے اس وقت جنگلی سوروں کے دانت آج کل کے گینڈے کے سینگوں کے برابر ہوتے تھے (اسٹار)

مصر و سوڈان کے سمجھوتے کا برطانیہ میں خیر مقدم

لندن ۱۶ اکتوبر: دریائے نیل کا جو پانی بند کے ذریعہ سوڈان جاتا ہے۔ اس کو مزید ترقی دینے کے لئے مصر و سوڈان کے درمیان سمجھوتہ طے ہوا ہے۔ مصر سوڈان کے متعلق آئینی اور استوری مذاکرات کے سلسلے میں ایک نیک شگون قرار دیا جاتا ہے جو مصر اور برطانیہ کے درمیان جاری ہیں۔ حکومت برطانیہ اس معاہدے سے یہ مطلب اخذ نہیں کر رہی۔ کہ سوڈان کی پوزیشن کے متعلق حکومت مصر کا رویہ کمزور ہو گیا ہے۔ مگر مصری مدبرین کی اس دور اندیشی کی تعریف کی جا رہی ہے۔ کہ انہوں نے ساری وادی نیل کی آئندہ خوشحالی کے لئے مستحسن فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

فرینکو مشرق وسطیٰ جائینگے

دمشق ۱۴ اکتوبر: نیم سرکاری طور پر تصدیق کر دی گئی ہے۔ کہ جنرل فرینکو آئندہ سال کے آغاز میں عرب ملکوں کا دورہ کریں گے۔

۱۰۰ میل کی رفتار پر چلنے والی نئی کار

لندن ۱۶ اکتوبر: برطانیہ میں ۲۲ اکتوبر سے موٹروں کی جو نمائش لگائی جائے گی۔ اس میں رکھنے کے لئے ایک نئی سیلون کار بھیجی گئی ہے جس میں چھ خصوصیتیں ہیں۔ اور ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہے۔ آئندہ سال کے آخر تک ایسی کاریں ہفتہ میں ۲۵۰ کی تعداد سے تیار ہونے لگیں گی۔ خیال ہے۔ کہ جن ملکوں کو بڑی اور تیز رفتار کاروں کی ضرورت رہتی ہے۔ وہاں اس کی خوب کھپت ہوگی۔ یورپی اور امریکی صنعت کار بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ (اسٹار)